ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2, 2024

ضلع بھکر میں اُردو نثر کا ارتقا

Evolution of Urdu Prose in Bhakkar District

سرور عظیم
انچارج، شعبہ اردو، تھل یونیورسٹی بھکر (پنجاب، پاکستان)

Sarwar Azeem (Corresponding Author)
Incharge ,Department of Urdu,Thal University,Bhakkar.(Punjab,Pakistan)

Abstract
Bhakkar is located on the banks of the Indus River in the Punjab province of Pakistan. It is also called Lucknow of Pakistan. After the establishment of Pakistan, a large number of poets and writers settled here. Among the local poets of Bhakkar, Qazi Fateh Muhammad Fateh, Asad Jafari, Bashir Ahmad Bashr and Athar Tirmizi are particularly noteworthy. The names of Abbas Khan and Akram Khan Niazi are prominent among the famous novelists of Bhakkar district. The best fictions were also written in Bhakkar. Whose example is not found anywhere in Urdu literature. Abbas Khan, Farhat Parveen, Qurb Abbas, Ali Shah, Ruby Niazi, Muhammad Ashraf Kamal, and others are very popular among these fiction writers. In Bhakkar district, Urdu prose has been well tested in other genres. These genres include biography, essay writing, sketch writing, travelogue, drama writing, column writing, Criticism, research and others are included. There was immense work in every genre of prose, which is an important milestone in Urdu literature.

Key words: Bhakkar a beautiful district, Lucknow of Pakistan, Asad Jafari a famous humorist, Tirmizi a famous poet

کسی بھی عبارت کو سادہ تحریر میں لکھنے کا نام نثر ہے۔ ایسی عبارت یا تحریر جس میں مصنف یا لکھاری سادہ الفاظ یا مسجع و مقفیٰ الفاظ کا سہارا لے کر اپنے مدعا کو بیان کرے، نثر کہلاتا ہے۔ تحریر جتنی سادہ ہو گی، قاری کے لیے اتنی معنی خیز ہو گی۔ سادہ تحریر کی بدولت قاری کے لیے مصنف کے اصل مدعا تک رسائی آسان ہو جاتی ہے۔ اسی طرح نثر جتنی مسجع و مقفیٰ ہو گی، قاری کے لیے اتنی ناگوار اور دقت طلب ہو گی۔ الغرض کسی بات یا مدعا کو سادہ، سلیس اور آسان الفاظ میں بیان کر دینا جو کہ شعر کی مانند محسوس نہ ہوں، نثر کہلاتا ہے۔ قدیم دور میں اشعار کی طرز پر بھی مسجع و مقفیٰ نثر لکھی گئی لیکن اب یہ اسلوب ختم کر دیا گیا ہے چونکہ اس سے قاری کو ناگواری محسوس ہوتی تھی۔ نثر کے بارے میں وارث سرہندی یوں بیان کرتے ہیں:

"نثر: لغوی معنی، وہ عبارت جو نظم نہ ہو یا غیر منظم"۔(1)

پاکستان کے صوبہ پنجاب کے جنوب میں ریت کے ٹیلوں کی آغوش میں اور دریائے سندھ کے کنارے پر ایک خوب صورت ضلع بھکر آباد ہے۔ اس کے مشرق میں ضلع جھنگ، شمال میں ضلع میانوالی، جنوب میں ضلع لیہ اور مغرب میں دریائے سندھ واقع ہے، جس سے ملحقہ صوبہ خیبر پختونخواہ کا ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان آباد ہے۔ آغاز میں بھکر کو ضلع میانوالی کی تحصیل کا درجہ حاصل تھا بعد ازاں 1982ء میں اسے ضلع کا درجہ دے دیا گیا۔ اب یہ ضلع چار تحصیلوں پر مشتمل ہے جن میں تحصیل بھکر، تحصیل دریا خان، تحصیل کلور کوٹ اور تحصیل منکیرہ شامل ہیں۔ تحصیل منکیرہ رقبہ کے لحاظ سے صوبہ پنجاب کی سب سے بڑی تحصیل ہے۔ لفظ بھکر کو عام روایات اور بول چال میں بکھر پڑھا اور بولا جاتا ہے۔ اس لفظ کے مآخذ کے بارے میں مختلف ماہرین اور ادباء نے درج ذیل آراء پیش کی ہیں: اس ضمن میں پروفیسر فلکشیر لیل ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:

"لغوی اعتبار سے لفظ بھکر کا کوئی واضح مطلب اخذ نہیں کیا جا سکتا البتہ اس کی املا (ب کھ ر) کا در زبان ہندی مطلب احاطہ، مکان اور باڑہ وغیرہ ہے۔ بکھری ہندی زبان میں کٹیا، جھگی، چھوٹا مکان اور جھونپڑی کو کہتے ہیں"۔(2)

اسی طرح ڈاکٹر اشرف کمال اس حوالے سے یوں لکھتے ہیں:

"بھکر کے بارے میں یہ روایت مشہور ہے کہ یہ شہر دریا کے کنارے آباد تھا۔ اور کئی بار سیلاب میں بہہ جانے کی وجہ سے بہکر مشہور ہو گیا جو بعد میں بھکر کہلانے لگا۔ بعض لوگوں کے خیال میں یہاں کی ایک شخصیت بکھو کے نام پر اس کا نام بھکر پڑ گیا"۔(3)

اس لفظ بھکر کی وجہ تسمیہ کے بارے میں دوست محمد کھوکھر اپنی تصنیف "تاریخ ریاست منکیرہ میں یوں رقمطراز ہیں:

"دریائے سندھ کی طغیانی سے یہ بستی بہہ کر برباد ہو گئی یعنی بہہ کر سے بہہ کر اور پھر بھکر بن گئی"۔(4)

اسی طرح خلش پیر اصحابی اس ضمن میں یوں تحریر کرتے ہیں:

"بھکر کی وجہ تسمیہ کا کوئی حتمی ثبوت موجود نہیں۔ سنسکرت میں 'جھاڑو' کو کہتے ہیں۔ ملتانی زبان میں بوہکر کے معنی 'جھاڑو' کے ہیں۔ لفظ بوہاری اسی سے بنا ہے لیکن عام لوگوں کی روایت کے مطابق بکھو نامی ایک شخص نے ہندوستان سے آکر اس شہر کی بنیاد رکھی"۔(5)

ایک اور تاریخ نویس نور محمد تھند ان الفاظ میں بھکر کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہیں:

"یہ شہر راجپوتوں کے ایک قبیلہ بھکڑ وال کے آباد ہونے سے ظہور میں آیا۔ جس نے اس آبادی کے ارد گرد ایک کوٹ بھی تعمیر کیا جو بعد میں زمانہ کے ہاتھوں زمین بوس ہو گیا۔ اس شہر کے حکمرانوں کو راجہ بھکر کہا جاتا تھا جو راجہ دیو جمیوال کی اولاد تھا۔ بھکڑوال قبیلہ راولپنڈی کے معروف قبیلہ پنواڑ کی شاخ ہے چنانچہ بھکڑوال سے بھکڑ آل یعنی بھکڑ کی اولاد اور پھر بھکڑ سے بھکر کی اولاد کا ٹھکانہ، بھکر کہلانے لگا"۔(6)

اس ساری بحث کے باوجود فیصلہ کن انداز میں کسی روایت کو جھٹلایا نہیں جا سکتا اور نہ ہی کسی پر مہر تصدیق ثبت کی جا سکتی ہے، بس قیاس کے گھوڑے دوڑائے جا سکتے ہیں۔ الغرض راقم الحروف کی ناقص رائے کے مطابق بہکر سے بھکر بننے والی روایت ہی قرین قیاس ہے۔ صحرائے تھل کے ماتھے کا جھومر، دریائے سندھ کے لب پر آباد بھکر شہر اور اس کے مضافات، جہاں تاریخی اور سیاسی اہمیت کے حامل ہیں۔ وہاں اس علاقہ میں ادب و فن کی مٹی بڑی زرخیز ہے۔ اس ادب پرور اور ادب شناس علاقے میں شاعری، نثر اور دیگر فنون لطیفہ کی ترویج و ارتقاء میں بہت سے نامور اور باصلاحیت لوگوں کا کردار ہے۔ اسی ذوق سلیم اور ادب لطیف کی وجہ سے کسی نے بھکر کو پاکستان کا لکھنو کہا تو کسی نے شاعری کی نگری کہا، کسی نے فنکاروں کی جنت قرار دیا تو کسی نے فرزانوں کا مسکن کہا۔ الغرض یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ بھکر کی شاعرانہ اور فنکارانہ خدمات اردو ادب میں ایک ناگزیر باب کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ضلع بھکر کے قدیم لکھاریوں کے بارے میں الطاف حسین اشعر اپنی تصنیف "تخلیقات و مطبوعات بھکر" میں یوں بیان کرتے ہیں:

"قدیم لکھاریوں میں غلام سکندر خان (1802ء-1901ء) نے قصہ یوسف وزلیخا اور وار تھل دی لکھی۔ ان کی خط و کتابت میر زادبیر سے بھی رہی۔ ان کے بعد سید علی کا تذکرہ بھی ملتا ہے یہ بھی سرائیکی زبان کے شاعر اور ذاکر اہل بیت تھے۔ ان کی وفات 1908ء میں ہوئی۔ اسی طرح سید حسین شاہ تائب (1865ء-1934ء) بھکر نشیب کے رہنے والے تھے۔ ان کے چار مجموعے شائع ہو چکے ہیں، جن میں کاشف العجائب، معدن العجائب، مخزن العجائب اور ثنائے مظہر العجائب شامل ہیں"۔(7)

ضلع بھکر کی ادبی تاریخ بہت قدیم ہے۔ چونکہ یہاں پر زیادہ آبادی ہندوؤں کی آباد تھی۔ اور وہ لوگ ہندوستان آتے جاتے رہتے تھے۔ بہت سے لوگوں کی آپس میں رشتہ داریاں تھیں۔ اس لیے ان کے آنے جانے سے دونوں ملکوں کی ثقافت اور زبان و ادب پر بھی گہرا اثر پڑا۔ اس طرح اردو ادب بھی پروان چڑھتا رہا۔ قیام پاکستان کے بعد ہندوستان سے ہجرت کر کے آنے والے لوگوں میں اہل فن اور اہل کلام لوگوں کی ایک بڑی تعداد تھی۔ بہت سے اہل علم اور اہل زبان و ادب پاکستان ہجرت کر کے آئے۔ ضلع بھکر میں بھی بڑی تعداد میں شعراء و ادباء بھارت سے ہجرت کر کے آئے۔ ان کے بارے میں پروفیسر جاوید عباس جاوید یوں لکھتے ہیں:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2, 2024

"رام پور، پانی پت، پٹیالہ اور اکبر آباد سے بہت سے نامور شاعر یہاں آئے۔ ان شعراء میں عاصی سہارن پوری، سیماب اکبر آبادی، اشک پٹیالوی، حیارام پوری، خلیل رام پوری، منشا پانی پتی، مالی پانی پتی، احسن جالندھری، قلزم مشہدی اور شارق پٹیالوی کے نام نمایاں ہیں"۔(8)

بھکر کے مقامی شعراء میں فتح محمد فاتح، محمد نواز خلش پیر اصحابی، اسد جعفری اور باقر بخاری کے نام ابتدائی طور پر لیے جاتے ہیں۔ اس کے بعد جن شعراء نے بھکر کی شعری روایت کو آگے بڑھایاان میں بشیر احمد بشر، تنویر صہبائی، ڈاکٹر اکمل، ناصر وارثی، رشک صدیقی، مجید تشنہ، محرم نقوی، برنی، کوثر حجازی، اثر ترمذی، شاد بخاری اور انجم ملک نمایاں ہیں۔ چونکہ بھکر کی مقامی زبان سرائیکی ہے اس لیے آغاز میں صرف سرائیکی نثر کے نمونے ملتے ہیں لیکن جوں جوں وقت گزرتا گیا اردو زبان کا بھی رواج پڑتا گیا۔ اور پہلے شعراء نے اردو زبان میں شعر کہنا شروع کیے پھر اردو نثر بھی لکھی جانے لگی۔

ضلع بھکر میں اردو نثر کا رواج بہت بعد میں شروع ہوا۔ آغاز میں صرف چند مذہبی رسائل ہی ملتے ہیں۔ بھکر میں اردو ناول نگاری قیام پاکستان کے بعد شروع ہوئی۔ یہاں ناول لکھنے والوں کی تعداد بہت کم ہے لیکن جو لکھا، بہترین لکھا۔ ان ناول نگاروں میں ڈاکٹر جی ایم اکمل، پروفیسر اکرم خان نیازی، عباس خان، بلال مہدی، فرحت پروین و دیگر شامل ہیں۔ ضلع بھکر کے بڑے اور پہلے باقاعدہ ناول نگار عباس خان ہیں۔ انہوں نے "زخم گواہ ہیں" کے عنوان سے اپنا پہلا ناول 1984ء میں تحریر کیا۔ ان کے دیگر ناولوں میں "تو اور تو" اور "میں اور امراؤ جان ادا" اہم ہیں۔ ان کے ناولوں میں عدالتی نظام اور وہاں پیش آنے والے حالات و واقعات کی مکمل تصویر کشی کی گئی ہے۔ اسی طرح پروفیسر اکرم خان نیازی نے "کالج کلیاں اور بھنورے" کے عنوان سے 2002ء میں ایک بہترین ناول لکھا۔ جس میں تعلیمی اداروں میں بسر ہونے والے حالات و واقعات کو قلمبند کیا گیا ہے۔ خلش پیر اصحابی کے مطابق ڈاکٹر جی ایم اکمل نے بھی دو ناول تحریر کیے لیکن ان کے یہ ناول گردش زمانہ کی نذر ہو چکے ہیں۔ اس ضمن میں وہ اپنے مضمون میں یوں تحریر کرتے ہیں:

"ڈاکٹر جی ایم اکمل ساکن بھکر کے دو ناول 'منچلا نوجوان اور حریم ناز' بقول انہی کے 1946ء میں سرگودھا سے شائع ہوئے تھے۔ ماہ مئی 1951ء میں انہوں نے ایک ڈرامہ لکھا جو سٹیج پر دکھایا بھی گیا۔ اس کا نام ہے 'بکھرے گیسو'۔"(9)

ضلع بھکر میں اردو افسانے کی صنف میں بیش قیمت اضافہ کیا گیا اور بہترین افسانہ نگاری کی گئی جس کی مثال نہیں ملتی۔ بھکر کے نمایاں افسانہ نگاروں میں عباس خان، فرحت پروین، قرب عباس، علی شاہ، پروفیسر منیر بلوچ، پروفیسر عامر ملک، الطاف اشعر بخاری، پروفیسر اشرف کمال، پروفیسر جاوید عباس، روبی نیازی، تقی متین کوٹلہ جامی، دلنواز خان، قلب عباس، واجد نواز، ممتاز حسین مبتلا، محمد یاسر، محمد احمد ریاض، افتخار طیب اور دیگر شامل ہیں، جنھوں نے بہترین افسانے تحریر کیے۔ ان افسانہ نگاروں میں بڑا نام عباس خان اور فرحت پروین کا ہے۔ عباس خان کے پانچ افسانوی مجموعے شائع ہو چکے ہیں، ان میں 'دھرتی بنام آکاش، تنسیخ انسان، قلم کرسی اور وردی، اس عدالت میں اور جسم کا جوہڑ' شامل ہیں۔ ان افسانوں میں عدالتی ماحول، معاشرتی مسائل، دولت کی حرص و ہوس، قتل و غارت گری اور معاشی مسائل کو بڑے خوب صورت انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ ان کے یہ افسانوی مجموعے اور ان پر تنقید و تحقیقی مضامین بھارت میں شائع ہوئے ہیں۔ جہاں پر ان کو ادب میں ایک خاص مقام حاصل ہے۔ اسی طرح بھکر کی ایک مشہور افسانہ نویس فرحت پروین ہیں۔ ان کے پانچ افسانوی مجموعے شائع ہو چکے ہیں ان میں 'منجمد، ریستوران کی کھڑکی سے، کانچ کی چٹان، صندل کا جنگل اور بزم شیشہ گراں' شامل ہیں۔ ان افسانوں میں نسوانی جذبات و کردار اور نسوانی شخصیت کے مسائل کو اجاگر کیا گیا ہے۔ انہوں نے ہمیشہ مظلوم، مفلس اور پسماندہ طبقے کی عکاسی کی ہے۔ ان کے مجموعے 'کانچ کی چٹان' کے بارے میں امجد اسلام امجد ان الفاظ میں رائے پیش کرتے ہیں:

"کانچ کی چٹان کی زیادہ تر کہانیاں نائن الیون کے واقعے کے بعد کی لکھی ہوئی ہیں۔ پس ان میں وہاں کے سیاسی اور عوامی رد عمل کے ساتھ تہذیبوں کے نام نہاد ٹکراؤ اور امریکی حاکم طبقے کی نفسیات میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کا بھی بڑے فنکارانہ انداز میں جائزہ لیا گیا ہے"۔(10)

ضلع بھکر میں اردو سیرت نگاری اور سوانح نگاری پر بھی بہت طبع آزمائی کی گئی ہے۔ زیادہ تر ادباء نے اپنے مذہبی پیشواؤں یا سیاسی رہنماؤں کے حالات کو قلمبند کیا ہے۔ لیکن اس سے اردو ادب میں اس صنف میں کافی مواد جمع ہوا اور اس دور کی تہذیب و ثقافت اور لوگوں کے بارے میں بھی آگاہی فراہم کی گئی ہے۔ ان سیرت نگاروں میں

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2, 2024

مولانا محمد عبد اللہ، غلام جعفر شاہ بخاری، خواجہ قریش علی منشا پانی پتی، صاحبزادہ محمد نور سلطان القادری، پروفیسر منیر بلوچ، مولانا فیض محمد گجوی، ودیگر شامل ہیں۔خواجہ قریش علی منشاء اردو ادب کے مشہور نثر نگار اور شاعر ہیں۔وہ نبیرہ حالی لکھتے تھے۔ان کا پہلا شعری مجموعہ 'در خیال' کے عنوان سے 1991ء میں شائع ہوا۔اس کے علاوہ انہوں نے 'دریچے' اور 'ریاض تصور' کے نام سے دو مجموعے مرتب کیے، جو شائع نہ ہوسکے۔ان کے نثری سرمائے میں مولانا الطاف حسین حالی، شکیب جلالی، میر انیس، علامہ اقبال کی سوانح حیات اور خود منشاء صاحب کی اپنی سوانح حیات 'سراغ منزل' کے نام سے شائع ہو چکی ہیں۔مزید بر آں ان کا مضامین کا مجموعہ 'منشائیے' کے عنوان سے ایک انشائیوں کا مجموعہ، چند ڈرامے اور کچھ افسانے شامل ہیں۔ان کا واحد افسانہ 'چکلہ' کے عنوان سے شائع ہوا۔علاوہ ازیں انہوں نے حکمت اور علم نجوم پر بھی کتب تحریر کی ہیں۔ان کی ایک تصنیف 'تاثیر اسماء' کے نام سے مختلف اسماء انسانی اور انسانی عادات کے متعلق تحریر کی گئی۔ایک اور تصنیف 'ایوان صحت' کے عنوان سے جڑی بوٹیوں کے علاج اور نسخوں پر مشتمل ہے۔ مذکورہ بالا تمام تصانیف میں شکیب جلالی کی سوانح 'خورشید سخن' کے علاوہ باقی سب غیر مطبوعہ ہیں۔اسی طرح مولانا محمد عبد اللہ کی ایک تصنیف 'حضرت مدنی' ہے۔اس تصنیف میں شیخ الاسلام حضرت اقدس مولانا سید حسین احمد مدنی کی سیرت کو قلمبند کیا گیا ہے۔مولانا فیض محمد قادری گجوی نے اپنی خود نوشت 'میری زندگی' کے عنوان سے تحریر کی ہے۔اسی طرح تقی متین نے اپنی خود نوشت 'یادوں کے دیپ' کے عنوان سے لکھی۔سیف اللہ ملک نے "بے مثال پھول" کے عنوان سے ایک تصنیف تحریر کی جس میں انہوں نے اپنے پیرو مرشد حضرت میاں صوفی محمد عبد اللہ نقشبندی مجددی کے حالات زندگی بیان کیے ہیں۔اسی طرح مولانا عبد الجبار سلفی نے ایک تصنیف 'سوانح حیات رئیس المناظرین ابو الفضل مولانا کریم الدین دبیر' کے عنوان سے شائع ہوئی۔موسیٰ کاظم کلیم بخاری کی ایک تصنیف 'اجلال و حشم' سلسلہ سلطانیہ بھکر کی طرف سے شائع ہوئی۔اس میں انہوں نے اپنے خاندان کے بزرگ و صوفیا کرام کے حالات زندگی کو تحریر کیا ہے۔محمد عارف قریشی نے جولائی 2006ء میں سانول پبلی کیشنز بھکر کے تحت الحاج صوفی محمد حنیف سابق چیئر مین بلدیہ بھکر کی سوانح حیات 'صوفی صاحب' کے نام سے کتابی شکل میں شائع کی۔منیر خان بلوچ نے 1995ء میں 'نکہت حق' کے عنوان سے سیرت کی ایک بہترین تصنیف لکھی۔جو ایک صوفی بزرگ مولانا شیر دل کی سوانح حیات ہے۔اسی طرح انہوں نے ایک اور تصنیف 'محسن بھکر' ہے۔اس میں محمد اصغر خان نوانی سابق ڈی آئی جی سابق ایم این اے و سابق کمشنر سوشل سیکیورٹی پنجاب کے سوانحی حالات بیان کیے گئے ہیں۔قاضی فتح محمد فاتح نے 1941ء میں ایک نادر کتاب 'اکبر السوانح' لکھی جو سلسلہ سلطانیہ کی طرف سے شائع کی گئی، اس کتاب میں قاضی انہوں نے حضرت قبلہ مولانا محمد اکبر علی کی حسرت آیات لکھی ہے۔

ضلع بھکر میں خاکہ نگاری کی صنف میں بھی طبع آزمائی کی گئی ہے اور اردو کے بہترین خاکے تحریر کیے گئے ہیں۔اس حوالے سے چند لوگوں کا نام ہی سامنے آتا ہے ان میں نجف علی شاہ بخاری، پروفیسر منیر بلوچ و دیگر نمایاں ہیں۔نجف علی شاہ نے "بستیاں آباد" کے عنوان سے خاکوں کا بہترین مجموعہ تحریر کیا۔اس میں مزاحیہ خاکے تحریر کیے گئے ہیں۔اس میں مزاحیہ تحریروں نے ایک خوب صورت تاثر اور جدت پیدا کر دی ہے۔اسی طرح اردو سفر نامہ کی صنف میں بھی بہت کم کام دیکھنے کو ملتا ہے صرف چند ادیبوں نے اس صنف کو اپنایا۔ان میں پروفیسر نو بہار شاہ، ماہ نور علی، امیر محمد قیس وغیرہ ہی کے نام ملتے ہیں۔بھکر میں بہت سے ادیبوں نے زیارات مقامات مقدسہ کے بارے میں سفر نامے تحریر کیے ہیں۔جو ایک گائیڈ کے طور پر بھی کام کرتے ہیں تاکہ جو لوگ زیارات پر جائیں ان کو وہاں کسی قسم کی دشواری پیش نہ آئے ایسے سفر ناموں کی تعداد زیادہ ہے۔اور یہ زیادہ تر غیر مطبوعہ ہیں۔پروفیسر نو بہار شاہ نے 'بھکر سے بنگلور' کے عنوان سے بہترین سفر نامہ تحریر کیا۔جو بھکر کی تاریخ کا پہلا سفر نامہ ہے۔پروفیسر منیر بلوچ اس سفر نامے کے بارے میں یوں رائے دیتے ہیں:

> "لطف کی بات تو یہ ہے کہ ضلع بھکر کے اس اولین سفر نامہ نگار نے اپنی اس تصنیف میں معلومات کے ایسے ایسے خزینے لٹائے ہیں کہ دل بے اختیار ان کی سخاوت کی داد دیتا ہے۔نو بہار شاہ نے اپنے سارے سفر میں عقل کے پاسبان کو مسلسل چھٹی پر رکھ کر من کو خوب کھیلنے کا موقع دیا ہے مگر اس کمال کا اعتراف کیے بغیر چارہ نہیں کہ مجال ہے جو قلم
> کہیں اعتدال سے ہٹا ہو"۔(11)

اسی طرح بھکر میں اردو ڈرامہ نویسی کے حوالے سے بھی تھوڑا بہت کام ہوا ہے۔اور جن مصنفین نے ڈرامے تحریر کیے ان کے ڈرامے غیر مطبوعہ ہیں۔یہ ڈرامے معیاری اور عمدہ ہیں اور مختلف سٹیج پر کھیلے بھی گئے ہیں۔ان ڈرامہ نویسوں میں ڈاکٹر محمد اشرف کمال، ڈاکٹر جی ایم اکمل، خواجہ قریش علی منشا پانی پتی، اسد جعفری، اقبال دہلوی،

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.8 No.2, 2024

عارف بخاری وغیرہ شامل ہیں۔ خواجہ قریش علی منشا پانی پتی نے بہترین ڈرامے تحریر کیے۔ ان کے ڈراموں میں "زہرہ اور انقلاب، ریل میں شادی، توبہ، معمہ، کشور اور شہید محبت" زیادہ قابل ذکر ہیں۔ اسی طرح عارف بخاری نے بھی بہترین ڈرامے لکھے ان کے ڈراموں میں "مغل اعظم 2011ء اور پردہ اٹھتا ہے" زیادہ اہم ہیں۔ بھکر میں افسانچہ نگاری کے حوالے سے بھی کام ہوا ہے۔ عباس خان نے افسانچوں کے تین مجموعے تحریر کیے ان کے مجموعوں میں 'ریزہ ریزہ کائنات (1992ء)، پل پل (1996ء)، اور ستاروں کی بستیاں (2012ء) شامل ہیں۔ اسی طرح علی شاہ نے بھی افسانچوں کا ایک خوبصورت مجموعہ "زرد پتے" کے عنوان سے 2000ء میں تحریر کیا۔

ضلع بھکر میں اردو کالم نویسی کا بہت رواج رہا ہے۔ بہت سے کالم نویس مقامی، ملکی اور بین الاقوامی اخبارات اور رسائل وجرائد میں کالم نگاری کرتے رہے انہوں نے بہت سے موضوعات پر کالم لکھے ہیں۔ اور اردو کالم نویسی کو ایک نیا روپ عطا کیا ہے۔ بھکر کے کالم نگاروں میں ثقلین رضا، تنویر بھٹی، پرویز راؤ، پروفیسر فلکشیر لیل، مشتاق دلیوالوی، شاہ نواز ارشد، آسیہ اکبر قریشی، حیات خان نیازی، واجد نواز ڈھول، ڈاکٹر اشرف کمال، پروفیسر منیر بلوچ، منظور حسین لیل، الطاف اشعر بخاری، اسلم جان یوسف زئی، انیل چوہان، عبدالعزیز انجم و دیگر شامل ہیں۔ اسی طرح اردو تحقیق میں بہت زیادہ اور نمایاں کام ہوا ہے۔ یہاں پر سندی اور غیر سندی تحقیقی کام کیا گیا ہے۔ ضلع بھکر میں تحقیقی کام کے حوالے سے ڈاکٹر محمد اشرف کمال، ڈاکٹر قمر عباس، ڈاکٹر اسد مصطفٰی، امان اللہ کلیم، ڈاکٹر سعید عاصم، جاوید عباس جاوید، ڈاکٹر نصیر اعوان، راؤ ساجد اقبال، حبیب اللہ خان نیازی، منیر بلوچ، فلکشیر لیل، محمد افضل راشد، الطاف اشعر بخاری، حفیظ اللہ گھلو، ڈاکٹر حبیب الرحمٰن، عاصمہ بشیر، سعدیہ منیر، سائرہ کرن، محمد رمضان بلوچ، وقاص شاہد، واجب حسین، مبشر مہدی، ظفر اقبال، امجد اقبال، نسیمہ مسعود، ثریا مسعود، سرور عظیم، محمد رمضان، محمد امین شاہ، فرزانہ یاسمین، زیبا یاسمین، غزالہ کشور، افتخار طیب، منور احمد، محمد اقبال اولکھ، شعیب صدیقی، ایاز احمد، نصیر احمد، ڈاکٹر محمد حنیف، احمد مشتاق، آغا خاور، مجاہد عباس، و دیگر نمایاں ہیں۔

اس کے علاوہ بھی اردو ادب کی بہت سی اصناف میں ضلع بھکر میں کام ہو چکا ہے۔ یہاں کے تخلیق کاروں نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اردو ادب میں بیش قیمت سرمائے کا اضافہ کیا اور مختلف اصناف کو نیا آہنگ اور اسلوب عطا کیا۔ اور ضلع بھکر کی ادبی فضا کو قائم رکھا۔ یہاں کی تہذیب و ثقافت کو اپنی تحریروں کے ذریعے اجاگر کیا۔ ان کے تخلیقی کام کو کبھی بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ یہ اردو ادب میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

حوالہ جات

1۔ وارث سرہندی، علمی اردو لغت، (متوسط)، لاہور، علمی کتاب خانہ، س ن، ص 1087۔

2۔ فلک شیر لیل، پروفیسر، سرزمین بھکر، مشمولہ، دلکشا، میگزین، بھکر، گورنمنٹ کالج، 2015ء، ص 14۔

3۔ محمد اشرف کمال، ڈاکٹر، سرائیکی زبان اور بھکر کے سرائیکی شعراء، مشمولہ، الماس، شاہ عبداللطیف یونیورسٹی، خیر پور، سندھ، 2011ء-2012ء، ص 207۔

4۔ دوست محمد کھوکھر، تاریخ ریاست منکیرہ، منکیرہ، سربلند اسلامی ادبی مجلس، 1988ء، ص 180۔

5۔ خلش پیر اصحابی، ضلع بھکر کی ادبی تاریخ، مشمولہ، پندرہ روزہ، بھکر ٹائمز، 14 مئی 2001ء تا 31 مئی 2001ء۔

6۔ نور محمد تھند، مہر، تاریخ بھکر، لیہ، لوک پنجاب پبلیشرز، 2011ء، ص 33۔

7۔ الطاف اشعر بخاری، بیاض، تخلیقات و مطبوعات بھکر، غیر مطبوعہ، مملوکہ، الطاف اشعر بخاری، گڈولہ روڈ بھکر، ص 2۔

8۔ جاوید عباس جاوید، بھکر شاعروں اور فنکاروں کی سرزمین، مشمولہ، سہ ماہی، قلم قبیلہ، بھکر، دسمبر 1977ء، جلد دوم، شمارہ 6، ص 41۔

9۔ خلش پیر اصحابی، پندرہ روزہ، تھل آبزرور، 16 تا 30 نومبر 1991ء۔

10۔ امجد اسلام امجد، کچھ باتیں 'کانچ کی چٹان کے حوالے سے'، مشمولہ، جشن فرحت، اردو منزل ڈاٹ کام، دبئی، س ن، ص 19۔

11۔ منیر بلوچ، پروفیسر، دیباچہ، بھکر سے بنگلور، پروفیسر نوبہار شاہ، لاہور، پولیمر، پبلی کیشنز، 2007ء، ص 6۔